بریفنگ پیپر

برائے پاکستانی اراکین پارلیمنٹ

پلڈاٹ

جون 2003

بریفنگ پیپر نمبر 2

جمہوریت اور جمہوری اداروں کے استحکام کیلئے کوشاں

پلڈاٹ تعمیر صلاحیتِ قانون سازی پروگرام

غربت وافلاس میں کمی کرنے کی حکمت عملی کی دستاویز

www.pildat.org

پیر 23 جون 2003

ہوٹل میریئٹ اسلام آباد

پلڈاٹ

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپیرینسی

بریفنگ پیپر
برائے پاکستانی اراکین پارلیمنٹ

پلڈاٹ
جون 2003

2
بریفنگ پیپر نمبر

جمہوریت اور جمہوری اداروں کے استحکام کیلئے کوشاں

غربت وافلاس میں کمی کرنے کی حکمت عملی کی دستاویز

www.pildat.org

ابتدائیہ

تخفیفِ افلاس کی حکمتِ عملی کی دستاویز (Poverty Reduction Strategy paper) کے موضوع پر بریفنگ پیپر اراکین پارلیمنٹ کو اس دستاویز کی اہمیت کو سمجھنے میں مدد دینے کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ مقصد یہ بھی ہے کہ وہ اس دستاویز کی تیاری پر علمدرآمد کے مدارج سے بھی بخوبی واقف ہوں۔

بریفنگ پیپر کے پہلے حصے میں پی آر ایس پی کی تیاری کے مرحلے کا ذکر ہے جس میں اس دستاویز کے بنیادی نظریئے اور اصولوں کی وضاحت بھی کی گئی ہے۔ بریفنگ پیپر کے دوسرے حصے میں حکومت پاکستان کے تیار کردہ پی آر ایس پی کے مسودے کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔ ہماری معلومات کے مطابق یہ پہلا موقع ہے کہ پی آر ایس پی کے مسودے کا خلاصہ تیار کیا گیا ہے اور اس کا اردو ترجمہ پیش کیا گیا ہے حالانکہ اس اہم دستاویز پر اراکین پارلیمان اور دیگر لوگوں کی آراء حاصل کرنے کے لئے یہ دونوں چیزیں بڑی اہم ہیں۔

عوام کے نمائندہ ایوان ہونے کی حیثیت سے پارلیمنٹ کو پی آر ایس پی کی تیاری اور اس پر عملدرآمد میں ایک اہم کردار ادا کرنا چاہیے۔ اراکین پارلیمنٹ اس امر کو یقینی بنا سکتے ہیں کہ ایوان کے حلقہ ہائے انتخاب میں رہنے والے لوگوں کی ضروریات کو پورا کرنے کا اہتمام کیا جائے۔ اراکین پارلیمنٹ اس دستاویز کے جائزے اور اس پر علمدرآمد کے عمل میں بھی ایک موثر کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اس بریفنگ پیپر کے ذریعہ ہم فاضل اراکین مقننہ کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ پی آر ایس پی کی اہم دستاویز کیسے تیار ہوتی ہے اور اس سے متعلق وہ تمام اہم معلومات جن کی مدد سے وہ اس کی تیاری اور اس پر نگرانی کے فرائض بخوبی سرانجام دے سکتے ہیں۔ اس بریفنگ پیپر کا اہم مقصد یہ ہے کہ اراکین پارلیمنٹ زیرِ تکمیل پی آر ایس پی کا تنقیدی جائزہ لے سکیں اور اس ضمن میں حق نمائندگی مزید بہتر طریقے سے ادا کر سکیں۔

پلڈاٹ نے اراکین پارلیمنٹ کے لئے جاری تعمیر صلاحیت پروگرام کے تحت مختلف موضوعات پر بریفنگ پیپر مرتب کرنے کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ زیر نظر بریفنگ پیپر سے پہلے پلڈاٹ بجٹ سازی کے عمل پر ایک بریفنگ پیپر مئی 2003 میں اراکین پارلیمنٹ میں تقسیم کر چکا ہے۔ ان بریفنگ پیپرز کا مقصد یہ ہے اراکین پارلیمنٹ کو اہم پالیسی معاملات پر جامع اور تازہ ترین معلومات اختصار کے ساتھ پیش کی جائیں۔

ہم وزارت خزانہ اور اس کے پی آر ایس پی سیکریٹیریٹ کے ممنون ہیں کہ انہوں نے پی آر ایس پی کے مسودے کے خلاصے پر نظر ثانی کی۔ ہم پاکستان میں عالمی بینک کی شاخ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اُس نے اس بریفنگ پیپر کی تیاری میں جزوأ تعاون کیا اور اس بریفنگ پیپر کے حصہ اول کا تنقیدی جائزہ لیا اور اراکین پارلیمنٹ کے لئے اس موضوع پر بریفنگ سیشن کے انعقاد میں مدد دی۔ بریفنگ پیپر کا حصہ اول یعنی پی آر ایس پی کی تیاری کے عمل کا تعارف عالمی بینک کی مختلف دستاویزات کی مدد سے تیار کیا گیا ہے۔ جبکہ حصہ دوئم یعنی پی آر ایس پی کے مسودے کا خلاصہ وزارت خزانہ (حکومت پاکستان) کے تیار کردہ پی آر ایس پی کے مسودے کے مختصر ایڈیشن کی بنیاد پر کیا گیا ہے۔

پلڈاٹ اور اس کے محققین کی ٹیم نے پوری کوشش کی ہے کہ اس بریفنگ پیپر میں درست اور صحیح معلومات مہیا کی جائیں۔ تاہم پلڈاٹ کسی نادانستہ غلطی یا کسی کوتاہی کے لئے ذمہ دار نہ ہوگا۔

لاہور

20 جون 2003

فہرست مضامین

ابتدائیہ

حصہ اول: پی آر ایس پی کے عمل کا تعارف

1.01. تعارف 05
1.02. عملی طریقہ کار 06
1.03. تخفیف غربت کی حکمت عملی (PRSP) اور غربت کی کمی کیلئے سہولتوں کی فراہمی (PRGF) 06
1.04. تخفیف غربت کی حکمت عملی، عطیہ دھندگان (ڈونرز) اور بین الاقوامی تنظیمیں 06
1.05. تخفیف غربت اور پارلیمنٹ 06
1.06. کتاب ماخذ Source Book 07
1.07. پاکستان میں غربت 07

چارٹ نمبر 1 پاکستان میں غربت بلحاظ آمدن 97-1996 (%) 09
چارٹ نمبر 2 غربت کا رجحان: 2000-1963 10

حصہ دوئم: پاکستان کے ڈرافٹ PRSP کا خلاصہ

2.01. تعارف 11
2.02. پاکستان میں غربت کا جائزہ 11
2.03. بنیادی پالیسیاں اور اقدامات 11

چارٹ
چارٹ نمبر 3 تخفیف غربت (PRSP) کے غیر بجٹ اخراجات (2006-2002) 17
چارٹ نمبر 4 تخفیف غربت (PRSP) کے غیر بجٹ اخراجات (2006-2002) 17
چارٹ نمبر 5 ''میکرو اکنامکس'' اہداف 19
چارٹ نمبر 6 شعبہ تعلیم: درمیانی اہداف 20
چارٹ نمبر 7 شعبہ تعلیم: حتمی ماحصل اہداف 21
چارٹ نمبر 8 صحت اور آبادی: درمیانی اہداف 22
چارٹ نمبر 9 صحت اور آبادی: حتمی ماحصل اہداف 23
چارٹ نمبر 10 واٹر سپلائی اینڈ سینی ٹیشن درمیانی اشارے / علامات 23
چارٹ نمبر 11 روزگار / بے روزگاری 24
چارٹ نمبر 12 فوڈ سپورٹ پروگرام 24

حصہ اول

پی آر ایس پی کے عمل کا تعارف

1.01. غربت میں کمی کی حکمت عملی کی دستاویز (PRSP) میں کسی ملک کی میکرو اکنامکس ساخت، سماجی پالیسیوں اور پروگراموں کا اظہار ہوتا ہے جن کا مقصد معاشی نمو میں اضافہ اور غربت میں کمی ہوتا ہے۔ عالمی بنک کی حکمت عملی برائے تخفیف غربت اور کسی ملک کی کفالت کیلئے ان امور کو اساسی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ ورلڈ بنک اور آئی ایم ایف کے ارکان ممالک کی حکومتیں اپنے ماہرین اور متذکرہ عالمی مالیاتی اداروں کے اشتراک عمل سے حکمت عملی طے کرتی ہیں۔ اس نقطہء نظر کے تحت کسی ملک کے اپنے بنائے ہوئے PRSP سے یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ ملکی حالات اور پالیسیوں سے ہم آہنگ نئی حکمت عملی روشناس کراسکیں۔

ستمبر 1999 میں آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک کی سالانہ میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ ممالک کے اپنے بنائے ہوئے PRSPs ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف کے رعایتی قرضوں کی پالیسی کی بنیاد ہوں گے۔

عالمی بنک نے PRSP بنانے کیلئے درج ذیل اصول متعین کئے ہیں۔

- متعلقہ ملک کی حکومت PRSP بنانے کے لئے عوام این جی اوز، عطیات دھندگان (Donors) اور بین الاقوامی اداروں کی فعال شراکت کو یقینی بنائے۔
- غربت میں کمی کیلئے بنائی گئی حکمت عملی (PRSP) نتیجہ خیز ہو اور اس کے اثرات غریبوں کیلئے فائدہ مند ہوں۔
- ملک میں غربت کی شرح مکمل طریقے سے پیش نظر رکھے۔
- وسیع البیان معاشی نمو اور میکرو اکنامک استحکام پیش نظر ہو۔
- اشتراکی نقطہء نظر کے تحت بنایا جائے جس میں دو طرفہ کثیر الفریقی اور غیر سرکاری شراکت ہو۔
- غربت میں کمی کا پروگرام طویل المدتی (لانگ ٹرم) تناظر پر مبنی ہو۔
- غربت میں کمی کی موثر قومی حکمت عملی سے ملک بھر میں بیرونی سرمایہ کاری میں بھی موثر اضافہ متوقع ہے، ملک کے اپنے حالات اور ضروریات کے مطابق واضح کردہ حکمت عملی ملک کی ترقی کے لیے زیادہ موثر اور کامیاب ہوسکتی ہے۔

ہر تین سال بعد تخفیف غربت کی حکمت عملی کی دستاویزات (PRSPS) پر مکمل نظر ثانی کی جاتی ہے۔ جبکہ سالانہ پراگرس رپورٹ ہر سال تیار کی جاتی ہے۔ تاکہ سوسائٹی اور بین الاقوامی سطح کو غربت اور اس متعلق پالیسی پیشرفت سے آگاہ رکھا جائے۔ غربت پرور معاشی ترقی جس کا دارومدار مضبوط نجی شعبہ اور سرمایہ کاری (Investment) پر ہے جو کہ تخفیف غربت کی حکمت عملی کا بنیادی ستون ہے۔ غربت کے خلاف براہ راست اقدامات کو ''میکرو اکنامک فریم ورک'' میں یکجا کر دینا چاہیے۔ پالیسی بناتے ہوئے قومی سطح پر رائے لینے کے عمل میں اس امر کی پوری گنجائش ہونی چاہیے کہ تمام اندازوں، تخمینوں، قدم بہ قدم اٹھائے گئے معاملات، اصلاحات کے تواتر اور پالیسی کے سماجی اثرات جیسے ایشوز پر کھل کر بحث ہو سکے۔ اچھی حکمرانی (گڈ گورننس) کی پالیسیوں میں یہ بات شامل ہونی چاہئے کہ وہ پرائیویٹ انویسٹمنٹ، ترقی و نمو اور شفاف مالیتی نظم و نسق کی نمو کریں۔

تخفیف غربت کی پالیسی (PRSP) کے بنیادی اصول کہتے ہیں کہ PRSP میں مندرجہ ذیل شامل ہوں۔

- تخفیف غربت کے پروگرام کی تکمیل کیلئے شراکتی عمل کے تفصیلی کوائف مثلاً اسلوب، طریق کار کام کی رفتار، اور تمام شرکاء کیساتھ کے مقام مشاورت وغیرہ کی وضاحت ہونی چاہیے۔ مشاورت کے دوران اٹھائے گئے اہم نکات اور ان کے بارے میں شرکاء کی آراء کا نچوڑ بیان کیا جائے۔ حکمت عملی کے خاکہ بارے مشاورت کا مجموعی تاثر واضح ہونا چاہیے۔ پروگرام کو عملی جامہ پہنانے اور آئندہ دیکھ بھال میں سول سوسائٹی کے کردار کے بارے میں بحث وتمحیص کر کے جائزہ لیا جائے۔
- غربت کی جامع تشخیص کی جائے اور data کے ساتھ اس امر کی وضاحت کی جائے کہ غریب کون ہیں؟ وہ کہاں رہتے ہیں؟ اور data کے ساتھ غربت کی کمی اور معاشی نمو بارے معاشی، معاشرتی، ساختیاتی (Structural) اور مختلف اداروں، ضابطوں کی پابندیوں کے حوالہ سے تجزیہ کیا جائے۔
- تخفیف غربت کے حصول کیلئے معاشی معاشرتی اور ساختیاتی (Structural) پالیسیوں کی ترجیحات اور لاگت (رقم) کا واضح تعین کیا جائے اور ماحصل کا بھی جامع جائزہ لیا جائے۔
- پروگرام کے اہداف، مظاہر، مانیٹرنگ سسٹم اور ترقی ونشوونما کے تخمینے و اندازے درست ہوں تخفیف غربت کا لائحہ عمل، طریق کار، طویل المدتی مقاصد اور مالیاتی و غیر مالیاتی فوائد واضح ہوں

1.02. عملی طریقہ کار

حکمت عملی برائے تخفیف غربت کے عملی طریقہ کار کا مختصر جائزہ درج ذیل ہے۔

1۔ پالیسی تشکیل دینے کے لئے ملکی Stakeholders اور ماہرین کے ساتھ حکومتی مشاورت

2۔ حکومتی ذمہ داران کی منظوری

3۔ آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک کے ایگزیکٹیو بورڈ کی طرف سے پروگرام کی تائید و توثیق۔

4۔ PRSP کی منظوری

5۔ باقاعدہ Feed Back کیلئے جاری منصوبوں کی مانیٹرنگ

6۔ سالانہ پراگرس رپورٹ اور تشخیص و تخمینے پر مبنی 3 سالہ نظر ثانی۔

تخفیف غربت کی حتمی (فائنل) حکمت عملی کو بروئے کار لانے سے قبل ملک کی موجودہ حکمت عملی برائے تخفیف غربت کے خاکہ پر مبنی ایک عبوری فارمولا مرتب کیا جا سکتا ہے۔عبوری فامولا کے مطابق ایک روڈ میپ فراہم کیا جانا ہے تا کہ 12 ماہ کے اندر اس کی تکمیل ہو سکے۔اگر کسی ملک کو ایک سال سے زائد ضرورت ہو تو اس عمل کی سالانہ پراگرس رپورٹ کی بنیاد پر معاونت جاری رہ سکتی ہے۔

1.03. تخفیف غربت کی حکمت عملی (PRSP) اور غربت کی کمی کیلئے سہولتوں کی فراہمی (PRGF)

ورلڈ بینک کی طرف سے کم آمدن والے ممالک کیلئے کم شرح کے رعائتی قرضوں کی فراہمی ہر ملک کی حکمت عملی برائے تخفیف غربت (PRSP) پر ہوگی۔ ورلڈ بنک نے غربت کی کمی کے لئے امدادی قرضے دینے کا پروگرام (Poverty Reduction Support Credit Prgrame) بنایا ہے۔ان امدادی قرضوں کو تخفیف غربت کے تین سالہ پروگرام سے وابستہ کیا گیا ہے۔اس طرح آئی ایم ایف کی طرف سے غربت کی کمی کے لئے سہولتوں کی فراہمی (Poverty Reduction Growth Facility) کی بنیاد بھی کسی ملک کی حکمت عملی برائے تخفیف غربت پر رکھی گئی ہے۔

آئی ایم ایف کا عملہ مجوزہ سہولتوں کی فراہمی کے انتظامات کے بارے میں جائزہ لے کر اپنے سفارشات بورڈ کی منظوری کے لئے پیش کرے گا اور پروگرام پر نظر ثانی کے وقت دوبارہ جائزہ لیا جائے گا۔جس دوران تخفیف غربت کی حکمتِ عملی بنانے پر کام ہو رہا ہو تو ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف کی طرف سے امداد Interun PRSP یا عبوری پالیسی کی بنیاد پر حاصل کی جا سکتی ہے۔

1.04. تخفیف غربت کی حکمت عملی، عطیہ دھندگان (ڈونرز) اور بین الاقوامی تنظیمیں

ورلڈ بینک کی پالیسی کے مطابق تمام بیرونی ڈویلپمنٹ پارٹنرز (Development Partners) نے تخفیف غربت کی حکمت عملی کے مقاصد اور اصولوں کی بھرپور حمایت کا اظہار کرتے ہوئے حکومتوں کے ساتھ اس سلسلہ میں کام کرنے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ان کی خواہش ہے کہ حکومتوں کے ساتھ مل کر اس حکمت عملی کو فروغ دیا جائے۔اور ان کا ارادہ ہے کہ وہ اپنے پروگراموں کو متذکرہ حکمت عملی کی معاونت و حمایت میں ایڈجسٹ کریں۔

1.05. تخفیف غربت اور پارلیمنٹ

تجربہ شاہد ہے کہ تخفیف غربت کے عمل میں پارلیمنٹ کی شراکت بہت سے ممالک میں کافی محدود رہی ہے۔مندرجہ ذیل وجوہات کی بناء پر تخفیف غربت کے عمل میں پارلیمنٹ کی شمولیت بڑی اہمیت کے حامل ہے۔

1۔عوامی نمائندگی کا حامل ادارہ ہونے کے حوالہ سے پارلیمنٹ کا تخفیف غربت کی حکمت عملی کے فروغ اور نفاذ میں اہم کردار ہے۔ارکان پارلیمنٹ اس امر کو یقینی بنا سکتے ہیں کہ ان کے غریب اہل حلقہ کی ضروریات بھی پالیسی میں شامل ہوں۔

2۔تخفیف غربت کے لئے ارکان پارلیمنٹ کے ذریعے انکے حلقہ کے ووٹروں کی ترجمانی ہوگی تو ملک کی پالیسی Ownership اجاگر ہوگی۔

3۔تخفیف غربت کے عمل کی مانیٹرنگ اور تشخیص کے لئے پارلیمنٹ ہی ایک موئثر ادارہ ہے۔پارلیمنٹ کو آڈٹ اداروں اور شہریوں کے مانیٹرنگ گروپ کے ساتھ یہ دیکھنے کے لئے کام کرنا چاہئے کہ پالیسی صحیح معنوں میں غربت اور اس کی ضروریات کی عکاس ہے۔

4۔ پارلیمنٹ کو چاہئے کہ وہ اس پالیسی پر عوامی بحث اور نقطۂ نظر کو فروغ دے اور اس کے ذریعے پالیسی بنانے کی بہتر تجاویز دے سکے۔

ورلڈ بینک PRSP پر مشاورت میں پارلیمنٹ کو شامل کرنے کے چند مندرجہ ذیل طریقے بیان کرتا ہے:

1۔ ارکان پارلیمنٹ کو حکمت عملی کی تیاری کے ابتدائی مرحلہ میں ہی مشاورت میں شامل کیا جائے۔کم ازکم ہر بڑی پارٹی کی مشاورت میں نمائندگی ضرور ہونی چاہیے۔

2۔ بجٹ کے اہم موقع پر تخفیف غربت کی حکمت عملی کو بروئے کار لانے کے لئے ارکان پارلیمنٹ کی شراکت نتیجہ خیز ہوسکتی ہے کیونکہ بجٹ پر نظر ثانی اور بجٹ کی منظوری میں ارکان پارلیمنٹ کا کلیدی کردار ہوتا ہے۔تخفیف غربت کی حکمت عملی سے آگاہ اور باخبر ارکان پارلیمنٹ اس نقطہ نظر سے بجٹ پر نظر ثانی کرا سکتے ہیں۔

3۔PRSP پر مشاورت میں پارلیمنٹ کے کردار کو Institutionalise کرنے کے لئے ایک PRSP پارلیمانی پارٹی بھی تشکیل دی جانی چاہیے۔

PRSP میں ارکان پارلیمنٹ کے کردار کو بڑھانے اور موثر بنانے کے لئے ورلڈ بینک مختلف اطوار سے سرگرم عمل ہے۔2001 کے اواخر میں WBI اور یونائیٹڈ نیشن ڈویلپمنٹ پروگرام نے مشترکہ طور پر ایک پروگرام ترتیب دیا تاکہ PRSP کا عمل پارلیمنٹ اور اراکین کو بہتر سمجھایا جائے اور ارکان پارلیمنٹ کے کردار کو واضح کیا جاسکے۔اس وقت سات ممالک ایتھوپیا، گھانا، ملاوی، نائیجر، کینیا، نائیجریا اور کمبوڈیا میں "پارلیمنٹ حکمرانی اور PRSP" ("Parliament, Governance and the PRSP") کے نام سے ایک پائلٹ پروگرام چل رہا ہے۔

آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کی مرتب کردہ پی آئی ایس پی پراگرس رپورٹ برائے عمل درآمد 2002ء میں کہا گیا ہے کہ PRSP کو بروئے کار لانے میں پارلیمنٹرین کا کردار بڑھ رہا ہے۔رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ بہت سے ممالک کی پارلیمنٹوں نے PRSP کے عمل میں اہم کردار ادا کیا۔ رپورٹ کے مطابق موریطانیہ کے ارکان پارلیمنٹ نے PRSP کے عمل میں بھرپور شمولیت کی اسی طرح گھانا کی نیشنل اسمبلی میں پارلیمانی کمیٹیوں کا قیام بالخصوص PRSP پر عوامی accountability میں ان کا کردار واضح کرتا ہے۔نائیجریا اور زمبیا کے PRSP سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کی پارلیمنٹوں نے PRSP فروغ کے ابتدائی مراحل اور مشاورتی عمل میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

رپورٹ میں ان مزاحمتوں کا بھی تذکرہ ہے جن کا سامنا پارلیمنٹیوں کو PRSP میں شمولیت کی راہ میں کرنا پڑا۔اس ضمن میں سب سے بڑی رکاوٹ موثر اور مکمل علم نہ ہونا ہے جو کہ حکومتی اداروں اور پارلیمنٹ کے درمیان معلومات کی فراہمی کے کمزور ذریعے کی نشاندہی کرتا ہے۔

1.06. کتاب مآخذ Source Book

حکمت عملی برائے تخفیف غربت (PRSP) کا مآخذ اور سرچشمہ ورلڈ بینک کی دستاویزات ہیں جو مختلف ممالک میں تخفیف غربت کی حکمت عملی کے فروغ میں رہنمائی اور معاونت کرتی ہیں۔

1.07. پاکستان میں غربت

پاکستان میں سماجی ترقی بارے SPDC's کی سالانہ رپورٹ برائے 2000ء کے مطابق پاکستان کی ایک تہائی آبادی غربت کی سطح سے نیچے زندگی بسر کررہی ہے آبادی کی یہ تعداد تقریباً 46 ملین افراد پر مشتمل ہے۔

غربت کی سطح (Poverty Line) سے مراد یہ ہے کہ کسی فرد کی کم ازکم اتنی آمدن ہو کہ بنیادی غذائی حرات (کیلوریز) کا حصول اور دیگر بنیادی ضروریات پوری ہو سکیں۔SPDC کی رپورٹ کے مطابق پلاننگ کمیشن کے ورکنگ گروپ برائے تخفیف غربت نے دیہی علاقے کے لئے فی فرد 2550 کیلوریز یومیہ اور شہری علاقے میں فی فرد-/2230 کیلوریز یومیہ تجویز کی تھیں۔

رپورٹ کے مطابق

تخفیف غربت کی موثر پالیسیوں کے فروغ کے حوالہ سے یہ سمجھنا بہت ضروری ہے کہ کس قسم کے گھرانے سطح غربت (Poverty Line) سے زیادہ آمدن حاصل کرنے کی اہلیت سے عاری ہیں اور ایسے گھرانوں کی سماجی، معاشی اور آبادیاتی خصوصیات کیا ہیں؟

بہت ضروری ہے کہ کس قسم کے گھرانے سطح غربت (Poverty Line) سے زیادہ آمدن حاصل کرنے کی اہلیت سے عاری ہیں اور ایسے گھرانوں کی سماجی، معاشی اور آبادیاتی خصوصیات کیا ہیں؟

رپورٹ کے اہم خدوخال یہ ہیں۔

- غربت کی شرح میں 1990 کے عشرہ میں بڑی تیزی سے اضافہ ہوا۔
- دیہی علاقوں میں غربت کا تناسب قابل ذکر حد تک کافی زیادہ ہے۔ دیہی سندھ اور بلوچستان میں ایسے کئی غریب علاقے ہیں جہاں تقریباً نصف آبادی افلاس کا شکار ہے۔
- غربت زیادہ تر زیادہ افراد خانہ پر مشتمل بڑے خاندانوں میں ہے جہاں چند لوگ کمانے والے ہیں اور زیادہ ان پر انحصار کرتے ہیں
- دیہی علاقوں میں اراضی یا مال موشی (لائیوسٹاک) کی ملکیت غربت میں کمی کا سب سے بڑا سبب ہے جبکہ شہری علاقوں میں ملازمتوں کی رسائی، حصول ہنر اور تعلیم کے باعث غربت میں کمی ممکن ہوتی ہے۔
- پاکستان کے 70 فیصد غریب گھرانوں کے سربراہ ان پڑھ یا بوڑھے ہیں یا کوئی مرد سربراہ نہیں ہے۔
- مجموعی طور پر غربت کا اندازہ تعلیم اور صحت کی بنیادی سہولتوں تک رسائی کے حوالہ سے کیا گیا ہے یہ "غربت بلحاظ آمدن" سے ہمیشہ زیادہ واضح ہوتا ہے۔

افرادشماری کی عددی شرح سے غربت کی وسعت کا پتہ چلتا ہے اور آمدن کی شرح سے غربت کی گہرائی (سطح غربت) کا اندازہ ہوتا ہے۔

رپورٹ میں بیان کردہ غربت کی گہرائی (سطح غربت) کے تجزیہ کے مطابق شہری علاقوں میں 6 فیصد اور دیہی علاقوں میں 8 فیصد گھرانے آمدن کے لحاظ سے غربت کی لکیر سے نیچے زندگی بسر کر رہے ہیں۔

رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ بلوچستان میں غربت کی شرح سب سے زیادہ ہے۔ اسکے بعد پنجاب پھر سندھ اور سب سے کم شرح غربت صوبہ سرحد میں ہے۔ بلوچستان کی نصف سے زائد شہری آبادی اور ایک تہائی سے زائد دیہی آبادی غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں۔

چارٹ نمبر1

پاکستان میں غربت بلحاظ آمدن 97-1996 (%)

مندرجہ ذیل چارٹ میں 97-1996 میں پاکستان کی غربت کی سطح اور پھیلاؤ کو ظاہر کیا گیا ہے۔غربت کی گہرائی اور کم آمدن کے حوالہ سے غربت کی لکیر سے نیچے زندگی بسر کرنے والوں کا فیصد تناسب بھی اس چارٹ میں درج ہے۔

	شہری	دیہی	مجموعی
پنجاب			
Headcount	33%	29%	30%
Poverty Gap	7%	7%	7%
سندھ			
Headcount	20%	53%	27%
Poverty gap	4%	14%	9%
سرحد			
Headcount	18%	24%	23%
Poverty Gap	3%	5%	4%
بلوچستان			
Headcount	35%	54%	49%
Poverty Gap	8%	14%	12%
پاکستان			
Headcount	27%	32%	31%
Poverty Gap	6%	8%	7%

(بحوالہ:ایس پی ڈی سی)

چارٹ نمبر 2

غربت کا رجحان : 1963 - 2000

درج ذیل چارٹ میں 1963 تا 2000 کے دوران پاکستان کی شرحِ غربت کے رجحان کو ظاہر کیا گیا ہے۔

سال	مجموعی	دیہی	شہری
1963-64	40.2	38.9	44.5
1966-67	44.5	45.6	41.0
1969-70	46.5	49.1	38.8
1979	30.7	32.5	25.9
1984-85	24.5	25.9	21.2
1987-88	17.3	18.3	15.0
1989-90	20.0	21.8	16.8
1990-91	22.1	23.6	18.6
1992-93	22.4	23.4	15.5
1996-97	31.0	32.0	27.0
1998-99	32.6	34.8	25.9
1999-2000	33.5	n/a	n/a

(بحوالہ: پاکستان اکنامک سروے 2000-1999)

حصہ دوم

پاکستان کے ڈرافٹ PRSP کا خلاصہ

ڈرافٹ PRSP مرتب کردہ:PRSP
منسٹری آف فنانس

2.01. تعارف

ڈرافٹ PRSP کا مقصد ان مختلف النوع عناصر کی نشاندہی اور ہم جہت اسباب کا تعین ہے جو غربت پر اثر انداز ہوتے ہیں اور ساتھ ہی یہ وسیع البنیاد معاشی اور اقتصادی بحالی کے چیلنج سے عہدہ برآ ہونے کیلئے تخفیف غربت کے کوہ گراں کو سر کرنے کی سعی ہے۔

یہ مسودہ حکومت کے تینوں مدارج وفاقی، صوبائی اور مقامی حکومتوں اور سول سوسائٹی کے دانشوروں کی باہمی مشاورت سے تیار کیا گیا ہے اور اس امر کو یقینی بنانے کی بھر پور کوشش کی گئی ہے کہ تمام سماجی طبقات ہم آہنگ ہو کر تخفیف غربت کے مربوط عمل کا حصہ بنیں اور اس کے اثرات نچلی سطح تک محسوس کئے جائیں۔ چنانچہ مختلف سماجی تنظیوں کی مشاورت سے ترجیحات کا تعین کیا گیا ہے۔

حکمت عملی برائے تخفیف غربت کے بنیادی عوامل مندرجہ ذیل ہیں:

- تخفیف غربت کے لئے زراعت، گھریلو دستکاریوں چھوٹی اور درمیانی صنعتوں، ہاؤسنگ اور تعمیرات کے ساتھ ساتھ انفارمیشن ٹیکنالوجی پر توجہ مرکوز کرنا ہوگی۔
- صورتحال کی فوری بہتری کے لئے ملازمتوں کی فراہمی اور روزگار کے مواقع پیدا کرنا ہوں گے۔ سماجی تحفظ اور ضرورت مندوں کی مالی معاونت کو پالیسی کا حصہ بنانا ہوگا۔
- عوام کے لئے بنیادی سہولتوں کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے تعلیم، صحت اور بہبود آبادی کو ترجیح دینا ہوگی۔

حکومت پاکستان اس امر پر یقین رکھتی ہے کہ تخفیف غربت کے لائحہ عمل میں مردوں کے ساتھ ساتھ صنف نازک کو اہمیت دیئے بغیر کاوشیں بار آور نہیں ہوسکتیں۔ یہ مسودہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ معاشی بحالی کی تمام پالیسیوں، ملازمتوں کی فراہمی، تعلیم اور صحت کے امور حتی کہ حکمرانی میں بھی مردوں کے علاوہ خواتین کی شمولیت کو بھی یقینی بنایا جائے۔

2.02. پاکستان میں غربت کا جائزہ

ڈرافٹ PRSP میں اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ پاکستان میں غربت ہمہ گیر مسئلہ ہے۔ پاکستان میں غریب عوام کا مسئلہ صرف کم آمدنی ہی نہیں بلکہ بنیادی ضرورتوں سے محرومی بھی ہے۔ انہیں علاج معالجہ، تعلیم، پینے کے صاف پانی اور نکاسی آب کے وسائل تک رسائی حاصل نہیں ہے۔ 2001-2000 کے اعداد وشمار کے مطابق پاکستان کے 32 فیصد لوگ غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں ایک عشرہ قبل یہ تناسب 26 فیصد تھا۔ حکومت سمجھتی ہے کہ معاشی ترقی اور تخفیف غربت کے لئے روزگار کے مواقع ملازمتوں کی فراہمی اور اجرتوں کا صحیح تعین لازمی تقاضہ ہے۔

2.03. بنیادی پالیسیاں اور اقدامات

تخفیف غربت کے لئے حکومت کی بنیادی پالیسیاں اور اقدامات درج ذیل ہیں۔

1۔ معاشی نمو میں اضافہ اور میکرو اکنامک استحکام

اس مقصد کے حصول کے لئے درج ذیل اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

(ا) حکومتی مالیات

حکومت ٹیکسوں کو جی ڈی پی کی شرح کے تناسب سے بڑھانے کا عزم کئے ہوئے ہے۔ جس کے لئے سنٹرل بورڈ آف ریونیو (CBR) کو ایک جدید موثر اور خودمختار ادارہ بنانے کا عمل جاری ہے۔ 2004 تا 2006 کے دوران جی ڈی پی کا 13.2 تا 13.8 فیصد ریونیو متوقع ہے اداروں کی تنظیم نو اور نکاری کے ذریعے حکومتی نقصانات کم کرنے کے اقدامات کئے جارہے ہیں۔ مالیاتی خساروں میں کمی، مہنگے قرضوں سے نجات اور عالمی مالیاتی اداروں سے رعایتیں حاصل کرنے کی کوششیں اس سلسلہ کے اہم اقدامات ہیں۔ توقع کی جاسکتی ہے کہ آئندہ مالیاتی خسارہ کم ہو کر 2004 میں جی ڈی پی کا 4 فیصد اور 2006ء میں 3 فیصد رہ جائیگا۔ ان دیکھے اخراجات کے مسئلہ پر قابو پانے کے لئے مالیاتی مانیٹرنگ کمیٹیاں تشکیل دی جا چکی ہیں۔

(ب) مالیاتی پالیسی اور مالی شعبے کی اصلاحات

حکومت موجودہ مالیاتی پالیسی جاری رکھے گی۔ مالی شعبے میں اصلاحات کے بنیادی اجزاء یہ ہیں۔

(i) شرح سود میں چھوٹ، مخصوص قرضوں پر کنٹرول، زرمحفوظ کی شرح تناسب میں

کی۔

(ii) مالیاتی منڈیوں اور سرمایہ کاری کی وسعت۔

(iii) بینکوں کے مابین مقابلہ بازی میں اضافہ، مالیاتی اداروں کی نجکاری

(iv) قواعد وضوابط کی پابندی اور نگرانی کے عمل کو مضبوط بنانا۔

(v) منی لانڈرنگ کے انسداد کے قوانین کا نفاذ۔

(ج) آزادانہ تجارت اور برآمدات میں اضافہ

حکومت صنعتوں کی بحالی بالخصوص قدر میں اضافہ کرنے والی (Value addition) صنعتوں اور فراہمی رسد کے مضبوط اداروں کے ذریعے برآمدات کی بنیاد کو وسیع کرنے کا عزم رکھتی ہے، صنعتوں کی بحالی اور برآمدات میں اضافہ سے روزگار اور ملازمتوں کے نئے مواقع بھی پیدا ہوں گے۔ برآمدات میں خاطر خواہ اضافہ کے لئے حکومت ڈیوٹی اور ٹیکس میں رعایت کے لئے ایکسپورٹ رولز میں نرمی کرے گی۔ Common Bonded WareHouse Scheme کا اجراء کیا جائے گا۔ برآمدات میں نمایاں کارکردگی پر حکومت کی طرف سے مالی ایوارڈز بھی دیئے جائیں گے۔ برآمدات میں اضافہ کے لئے حکومت چھوٹی اور درمیانی سطح کے صنعتی تجارتی اداروں پر بھی بھرپور توجہ دے گی۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل اقدامات کئے جارہے ہیں۔

(i) چھوٹے اور درمیانے کاروبار کی شناخت اجاگر کرنے کیلئے ان کی استعداد کو بڑھانا۔

(ii) بین الاقوامی تجارتی میلوں میں ان کے وفود بھیجنا، تاکہ وہ برآمدی تجارت میں بہتر مواقع تلاش کرسکیں

(iii) ایکسپورٹ ڈویلپمنٹ سرچارجز کا خاتمہ۔

(iv) SA 8000 سرٹیفکیٹ کے حصول میں برآمدگان کی مدد کے لئے سکیم کا اجراء۔

(د) انویسٹمنٹ پالیسی اور نجکاری

قومی معیشت کے تمام شعبوں بالخصوص زراعت، صنعت، مواصلات، انفارمیشن ٹیکنالوجی، تیل اور گیس ودیگر بنیادی ڈھانچے سے وابستہ شعبہ جات میں ملکی اور غیر ملکی سرمایہ کاری (Investment) کی حوصلہ افزائی کی جارہی ہے۔ نجکاری کے بڑے منصوبوں بشمول پی ٹی سی ایل، پاکستان سٹیٹ آئل، حبیب بینک لمیٹڈ، کراچی الیکٹرک سپلائی کارپوریشن، فیصل آباد الیکٹرک سپلائی کارپوریشن اور جامشورو جینیریشن کمپنی کی نجکاری مستقبل قریب میں متوقع ہے۔

(ر) معاون انفراسٹرکچر

نیشنل ہائی وے نیٹ ورک کے تحت قومی سطح پر سڑکوں کا جال بچھایا جارہا ہے اور مختلف سڑکوں کو ایک دوسرے سے ملایا جارہا ہے اس سے تجارتی سرگرمیوں میں اضافہ ہوگا۔ مارکیٹوں کا رابطہ ہوگا روزگار اور ملازمتوں کے مواقع بڑھیں گے۔ معیشت میں بہتری ہوگی۔ گہرے پانی کی بندگاہ گوادر کو فری زون قرار دیا جارہا ہے۔ پانی، کوئلہ اور گیس سے بجلی بنانے کے منصوبوں کی حوصلہ افزائی کی جارہی ہے۔ آنے والے سالوں میں بجلی کی مانگ کو پورا کرنے کے لئے حکومت آبی وسائل سے بجلی پیدا کرنے کے مختلف منصوبوں پر عمل درآمد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ وفاقی حکومت نے صوبائی حکومتوں کو 50 میگاواٹ بجلی پیدا کرنے کے منصوبے بنانے کی اجازت دے دی ہے۔ تیل اور گیس کے ذخائر میں حکومت کے شراکتی حصص کو نجکاری کیلئے پیش کرنے کا لائحہ عمل طے کرلیا گیا ہے نیز گیس کے نئے ذخائر دریافت کرنے کیلئے بھی منصوبہ بندی کی جا چکی ہے۔ حکومت آئندہ فرنس آئیل کے بجائے گیس سے بجلی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ پٹرولیم کی مصنوعات کی قیمتوں کو عالمی منڈی میں تیل کی قیمتوں کے اتار چڑھاؤ سے ہم آہنگ کرنے کی پالیسی اپنائی گئی ہے۔

حکومت ملک میں دستیاب کوئلہ کے ذخائر کے موثر استعمال پر توجہ مرکوز کئے ہوئے ہے۔ مواصلات کے شعبے میں پی ٹی سی ایل کو 98 فیصد ڈیجیٹل کر دیا گیا ہے۔ "E-Govt." کے بہت سارے منصوبوں پر عمل کیا جارہا ہے۔ زرمبادلہ میں اضافہ اور مقامی سطح پر لوگوں کو روزگار کی فراہمی کی غرض سے پاکستان ایکسپورٹ بورڈ نے آئی ٹی کمپنیوں کی حوصلہ افزائی کے بہت سے منصوبے تخلیق کئے ہیں۔

2۔ انویسٹمنٹ برائے انسانی وسائل

(ا) تعلیم

ایسی پالیسی تیار کی گئی ہے کہ مرد اور عورت دونوں کو بلاتخصیص زیور تعلیم سے آراستہ کیا جاسکے۔ اس ضمن میں تعلیمی وظائف کا اجراء، کتابوں کی مفت فراہمی اور سکولوں میں غذا کی سہولت بہم پہنچانے کے پروگرام شامل ہیں۔ اس سلسلہ میں "پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ" کے تصور کو عملاً اجاگر کیا گیا ہے، تعلیم کے ترقیاتی فنڈز کی 50 فیصد رقوم لڑکیوں کے سکولوں کیلئے مختص کی گئی ہے۔

حکومت نے تعلیمی اصلاحات کی نئی پالیسی ایجوکیشن سیکٹر ریفارمز (ESR) ایکشن پلان 05-2001 نافذ کی ہے۔ جس کے تحت حکومت نے درج ذیل طویل المدتی نصف حد متعین کئے ہیں۔

(i) سو فیصد خواندگی بذریعہ یونیورسل پرائمری تعلیم۔

(ii) تمام اضلاع میں پیشہ وارانہ فنی تعلیم۔

(iii) مدارس کو قومی دھارے میں لانے کے لئے متوازن نصاب کی تدوین بشمول انفارمیشن ٹیکنالوجی کا اہتمام۔

(iv) تعلیم سب کیلئے

اس سلسلے میں 2015ء تک کئی اہم اہداف متعین کئے گئے ہیں ان میں نوعمر بچوں کی حفاظت اور تعلیم، پرائمری تک مفت اور لازمی تعلیم، غیر مساوی جنسی امتیاز کا خاتمہ شامل ہے۔ لازمی پرائمری تعلیم کا آرڈیننس بلوچستان کے سوا تمام صوبوں میں نافذ ہو چکا ہے۔ ایجوکیشن سیکٹر ریفارمز (ESR) کا سالانہ ہدف یہ ہے کہ نچلی سطح کی شراکت میں چار فیصد اور پرائمری پاس کی شرح میں پانچ فیصد اضافہ کیا جائے اور تعلیم کے سلسلہ میں جنس کی بنیاد پر غیر مساوی امتیاز میں 10 فیصد کمی کی جائے ESR کا ایک اور اہم پہلو یہ ہے کہ 1100 ہائی سکولوں میں فنی تعلیم کو متعارف کرایا جائے گا اس سلسلہ میں ہر ضلع کے دس سکولوں مین فنی تعلیم شروع کی جائے گی۔ مزید برآں حکومت نے تجویز کیا ہے کہ ناخواندہ بالغ افراد کے لئے ملک بھر میں 2,70,000 خواندگی مراکز (Literacy Centres) قائم کئے جائیں۔ نیز تحصیل سطح پر پولی ٹیکنیک ادارے بحال کرنے اور ضلع سطح پر ٹیچرز ریورس سینٹر قائم کرنے کی تجویز زیر غور ہے، تعلیم سب کے لئے کے حوالہ سے ایک خوش آئند بات یہ ہے کہ عالمی شراکت کے طور پر جی ایٹ (G - 8) کے ممالک نے پرائمری تعلیم ہدف 2015ء تک حاصل کرنے کیلئے برق رفتاری سے روبہ عمل ہو کر حصول ترقی کو مقصد قرار دیا ہے۔

(ب) صحت

سرکاری سطح پر صحت عامہ کے لئے مختص رقوم بیماریوں کی روک تھام، بیماریوں سے بچاؤ، صحت کی بحالی، بچوں کی صحت اور غذائی کمی وغیرہ پر خرچ ہوتی ہیں۔ معاشرہ کے کمزور، محروم طبقوں اور بالخصوص دیہی علاقوں کی طرف توجہ دینے کی پالیسی بنائی گئی ہے، خواتین اور زچہ و بچہ کی صحت کی بہتری کے لئے لیڈی ہیلتھ ورکرز کی تعداد میں اضافہ کیا گیا ہے۔ ٹی بی کے مریضوں کا (DOTS) پروگرام کے تحت براہ راست نگرانی میں علاج کی حکمت عملی کو اپنایا گیا ہے۔ ملیریا کے خاتمہ کی مہم، ہیپاٹائٹس بی اور ایڈز سے بچاؤ کے تدابیر، تشخیص اور پولیو کے خاتمہ کی مہم جیسے صحت عامہ کے اقدامات جاری ہیں۔

اس کے علاوہ قلیل المدتی اقدامات میں محکمہ صحت کے ضلعی دفاتر کی تنظیم نو، ہسپتالوں کی انتظامی بہتری بنیادی حفظان صحت، میڈیکل سٹاف کی تربیت، ایمرجنسی وضع حمل کی دیکھ بھال انسٹیٹیوٹنگ پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ، ہیلتھ کمیٹیوں کا قیام شامل ہیں، ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسرز کو صحیح انتظامی اختیارات دینے سے اس امر کو یقینی بنایا جا رہا ہے اور ضلعی سطح پر صحت کا نظام مستعد اور فعال رہے، غذائی پروگرام کا بھی اجراء کیا جا چکا ہے۔

(ج) بہبود آبادی

بہبود آبادی کی حکمت عملی کے اہم مقاصد یہ ہیں:

i۔ 2006 میں شرح آبادی 2.2 فیصد سے کم 1.87 فیصد کرنا اور 2012 میں 1.6 فیصد کرنا ہے۔

ii۔ 2020 میں پیدائش کی صلاحیت کا متبادل تلاش کرنا۔

iii۔ 2006 میں مانع حمل تراکیب کا 42 فیصد استحصال اور 2012 میں 57 فیصد استعمال بڑھانا۔

iv۔ خواتین ہیلتھ ورکر پروگرام کی رسائی میں 2004 میں 76 فیصد اور 2010 میں 100 فیصد اضافہ۔

v۔ اس منصوبہ میں درج ذیل اقدامات کئے جائیں گے۔

صورتحال کی فوری بہتری کے لئے ملازمتوں کی فراہمی اور روزگار کے مواقع پیدا کرنا ہوں گے۔ سماجی تحفظ اور ضرورت مندوں کی مالی معاونت کو پالیسی کا حصہ بنانا ہوگا۔

چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار کے فروغ کے حکام بڑی سرگرمی سے انتظامی مہارت کے فروغ، معلوماتی اور فنی معاونت (SMES) کے پروگرام تیار کر رہی ہیں

- خاندانی بہبود کے مراکز کو بہتر بنانا۔
- افزائش نسل کے مراکز میں مکمل مانع حمل تراکیب اور ادویات۔
- یونین کونسل کی سطح پر میل کمیونٹی ورکرز کا قیام۔
- سکول کے نصاب میں بہبود آبادی شامل کرنا
- این جی اوز کے ذریعہ خاندانی منصوبہ بندی میں مرد حضرات کی شمولیت۔
- چھپے ہوئے مواد کی تقسیم، مزدور یونینوں، دکانداروں اور اساتذہ کی ایسے پروگراموں میں شرکت

3۔ اہم اہداف

(ا) چھوٹے اور درمیانہ درجے کے کاروبار

سمال اینڈ میڈیم انٹر پرائز ڈولپمینٹ اتھارٹی (SMEDA) بڑی سرگرمی سے چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار کرنے والوں (SMEs) کے لیے انتظامی مہارت کے فروغ، معلوماتی اور فنی معاونت کے پروگرام تیار کر رہی ہے۔ حکومت نے SME's کو مالی اور کاروباری معاونت فراہم کرنے کیلئے SME بینک قائم کیا ہے۔

(ب) جزوی مالی سہولتیں

غربت کم کرنے کیلئے مائیکرو فنانس سیکٹر ڈولپمینٹ پروگرام (MSDP) جزوی سرمایہ کی مارکیٹ کو وسعت دینے کیلئے بنایا گیا ہے۔

اس شعبہ کیلئے حکمت عملی کے اقدامات درج ذیل ہیں

1۔ خوشحالی بینک کا قیام

2۔ ایک باقاعدہ اور قانونی فریم ورک تیار کر کے لائسنس یافتہ پرائیویٹ شعبہ میں ایم ایف اداروں کی حوصلہ افزائی کرنا۔ اس کے علاوہ زرعی ترقیاتی بینک، فرسٹ وویمن بینک اور دیہی امدادی پروگرام جن کے دفاتر چاروں صوبوں میں ہونگے وہ مائیکرو کریڈٹ کی تخصص کر رہے ہیں۔ غربت کے خاتمہ پروگرام جسکو حکومت کی 100 ملین امریکی ڈالر کی امداد جو عالمی بینک نے دی ہے یہ بھی مائیکرو کریڈٹ سکیموں کے ذریعے مالی معاونت فراہم کرتا ہے۔

(ج) خوشحال پاکستان پروگرام، تعمیر پاکستان پروگرام

یہ پروگرام معاشی سرگرمی کے فروغ اور 17 شعبوں پر مشتمل پبلک ورکس کے ذریعہ روزگار فراہم کرتے ہیں۔ ان میں کھیتوں سے مارکیٹ تک سڑکوں کی تعمیر، پانی کی فراہمی، صفائی، مرمت سکول کو چلانا، زمین کی حفاظت اور گیس کی فراہمی وغیرہ شامل ہیں۔

حکوت تعمیر پاکستان پروگرام بھی شروع کر رہی ہے جس کے تحت قومی اسمبلی کے ہر رکن کو 2003 میں 5 ملین روپے اور 2004 میں 10 ملین روپے ترقیاتی سکیموں کیلئے فراہم کئے جائیں گے۔ اسی طرح اراکین صوبائی اسمبلی کیلئے فنڈز مختص کئے جائیں گے۔

(د) منصوبہ برائے دیہی ترقی

حکومت دیہی زرعی شعبہ کی حالت سنوارنے اور خاطر خواہ پیداوار حاصل کرنے کیلئے زرعی معاونتی پروگرام شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اس میں اعلی اقسام اور بہترین پیداوار والے اپنے بیج تیار کرنا، کھادوں کا متوازن استعمال، جراثیم کش انتظامات، بہتر زرعی انتظامات، الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ معلومات کی فراہمی اور کارپوریٹ فارمنگ ہوگی۔ حکومت نے زرعی درآمدات، برآمدات جن میں گندم بھی شامل ہے ان سے پابندیاں ختم کر دی ہیں۔ کسانوں کو مناسب قیمت دینے کیلئے پرائیویٹ شعبہ وسیع پیمانے پر گندم کے حصول اور فروخت کی اجازت دے دی ہے۔

درمیانے درجے کے زرعی منصوبہ جو 116.2 ملین روپے کا پروجیکٹ ہے اس سے لاکھوں ایکڑ اراضی زیرکاشت آجائیگی حکومت پانی کے نئے دفاتر، نئی آبپاشی نہریں تعمیر کریگی اور موجودہ نظام آبپاشی کو بہتر بنائے گی۔
حکومت دیہاتوں کی بجلی کی فراہمی کا ایک پروگرام شروع کرے گی جس کے تحت 2003-4,2005-6 میں 9000 نئے دیہاتوں کو بجلی فراہم کی جائے گی۔

لائیوسٹاک کا زراعت میں 37.5 فیصد حصہ ہے، جی ڈی پی میں 9.7 فیصد، لہذا اس شعبہ کے فنڈز میں اضافہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہیں۔ اس میں افزائش نسل میں بہتری، لائیوسٹاک بریڈز بیماریوں کا خاتمہ، خوراک اور چارے کے ذرائع کی بہتری، خوراک کی ملوں کا قیام مذبحہ خانوں کی حالت بہتر بنانا لائیوسٹاک اور لائیوسٹاک کی پیداوار کی مارکیٹ میں بہتری لانا شامل ہیں۔ حکومت نے گہرے سمندر میں ماہی گیری کی اپنی پالیسی میں اصلاح کی ہے تاکہ مچھلیوں اور مچھلیوں کی مصنوعات کی برآمدات کو بہتر بنایا جائے۔ سمندری ماہی گیری پروگرام میں زرعی ترقی، سمندری فشریز کو بہتر بنانا، ماہی گیری کی کشتیوں میں عالمی صورتحال کے باری میں نظام نصب کرنا۔ لیبارٹریوں اور مچھلیوں کو پکڑنے کے بعد کوالٹی کنٹرول کو بہتر بنانا شامل ہیں۔

حکومت سرکاری زمین چھوٹے کاشتکاروں میں تقسیم کرنے کا منصوبہ بھی رکھتی ہے اور ان کو مالی معاونت و چھوٹے قرضے فراہم کریگی۔ خواتین کو اس سلسلے میں ترجیح دی جائیگی تاکہ وہ زمین اور مال امداد کے پیکج سے فائدہ حاصل کرسکیں۔

(ر) مکانات کیلئے سرمایہ

حکومت نے ایک قومی ہاؤسنگ حکمت عملی تیار کی ہے جس کے تحت زمین، سرمایہ، تعمیراتی سامان اور قانون فریم ورک فراہم کرکے تعمیر مکانات کے مرحلہ کو بہتر کیا جائیگا۔ اس سکیم میں غریبوں اور دیہاتی علاقوں کے بے گھر لوگوں کے لئے مکانات بنائے جائیں گے۔ مالی شعبہ کی مارکیٹ کے اصول کے مطابق رہن رکھ قرضے دینے کے منصوبہ کے ذریعہ حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔ اگلے سال میں ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن کے قرضے کیلئے ے سرمایہ بڑھا کر 7 بلین سے زائد کردیا جائیگا۔ اس کریڈٹ کی شرح 500,000 سے بڑھا کر 2 ملین کرکے گھر آسان سکیم کا اعلان بھی کیا ہے۔

(ڑ) چائلڈ لیبر (بچوں کی مزدوری)

حکومت بچوں کی مشقت کے خاتمہ کے بین الاقوامی پروگرام کے تحت ایک حکمت عملی کا آغاز کررہی ہے جس کے تحت بتدریج بچوں کی مشقت کا اوران کے ہر طرح کے استحصال کا خاتمہ ہوجائیگا ان مقاصد کے حصول کیلئے درج ذیل پروگراموں پر عمل درآمد کیا جارہا ہے۔

- مستحق اور مزدوری کرنے والے بچوں کو ٹریننگ دینے کیلئے 175 سکولوں میں ورکشاپس قائم کی گئی ہین جہاں ان کو دوسال کیلئے ذاتی روزگار کی تربیت دی جائیگی۔
- پاکستان بیت المال نے مشکل حالات میں مزدوری کرنے والے بچوں کی بحالی کیلئے 50 سکول قائم کئے ہیں۔ وہاں بچوں کو وردی، کھانا اور جوتوں کے علاوہ 150 روپے ماہانہ وظیفہ دیا جاتا ہے اوران کے والدین 250 روپے فی بچہ سکول بھیجنے پر دیا جاتا ہے، آئی ایل او یو پی یونین بھی حکومت کی 18 کمیونٹی ایجوکیشن اور ایکشن سنٹر قائم کرنے میں مدد دے رہی ہے جس وہ بچوں کی جبری مشقت کے خلاف جہاد کرکے بچوں کی بحالی کیلئے کوشاں ہے۔

چائلڈ کیئر فاؤنڈیشن نے قالین بانی میں کام کرنے والے بچوں کو تعلیم فراہم کرنے کیلئے 283 غیر روایتی تعلیمی مراکز قائم کئے ہیں۔ حکومت نے کام کرنے والے بچوں اور جبری مشقت کے شکار بچوں کی بحالی کیلئے 100 ملین روپے کا فنڈ قائم کیا ہے۔ حکومت نے پاکستان سے بچوں کی جبری مشقت کے خاتمہ کیلئے ایک جامعہ قانون ضابطہ نافذ کیا ہے۔

4۔ سماجی تحفظ

(الف) زکوٰۃ کی گرانٹ گزارہ الاؤنس 300 سے بڑھا کر 500 روپے ماہانہ کردیا گیا ہے۔ زکوٰۃ لینے والے 2 ملین افراد میں 1.5 ملین کا مزید اضافہ کیا گیا ہے۔ تقسیم کے نظام زیادہ شفاف اور موثر بنانے کیلئے اس میں اصلاح کی جارہی ہے۔
(ب) ایک بلین روپے سے ہنرمند افراد کیلئے روزگار کے مواقع پیدا کئے گئے ہیں مستحقین زکوٰۃ سے مردوخواتین کے لئے آبادکاری کا پروگرام تشکیل دیا گیا ہے۔
(سی) خوراک کا معاونتی پروگرام جو 1.2 ملین گھریلوں اشیاء پر مشتمل ہے۔ 2.5 ملین روپے کی لاگت سے سال مین دوبار تقسیم کیا جائیگا۔
(ڈی) حکومت نے پنشنز بینیفٹ اکاؤنٹ پنشنروں کو شرح سود بچتوں میں کمی سے بچانے کیلئے شروع کیا ہے۔

5۔ حکومت اور تقسیم اختیارات میں بہتری

(ا) حکومت ترقی میں اضافہ اور غربت میں کمی کیلئے ایک اچھی حکومت (Good Governance) کی ضرورت کوتسلیم کرتی ہے۔ اس ضمن میں کئی ایک بنیادی تبدیلیاں لائی جاچکی ہیں۔ مزید انتظامی، مالی و دیگر اختیارات کی تقسیم مقامی سطح پر انصاف تک بہتر رسائی اور سول سروس میں اصلاحات متعارف کرائی گئی ہیں۔ حکومت عدلیہ اور صوبائی حکومتوں سے مل کر ایک پروگرام پر عمل درآمد کررہی ہے جس کے تحت غریبوں تک انصاف کی رسائی ہوگی اور ان پر ہر طرح کے ظلم، تشدد اور حق تلفی کا خاتمہ ہوگا۔ سرکاری اہل کاروں کو موثر محاسبہ، اور سرکاری سامان تک لوگوں کی زیادہ رسائی ممکن ہوگی۔

ضلعی سطح پر افسروں کے خلاف عوام کی شکایات کے تدارک کیلئے احتساب مراکز اور مصالحت تنظیمیں قائم کی جائیں گی۔ پولیس میں اصلاح کیلئے پولیس سرکاری اہل کاری کی بجائے عوامی خدمت کی تنظیموں میں تبدیل کیا جائیگا۔ ضلعی عوامی تحفظ کمشن بنائے جائیں گے تاکہ پولیس پر "چیک اینڈ بیلنس" کا نظام ہو۔ سول سروس میں بھی اصلاحات ہونگی۔ ان میں شفاف سروس کا ڈھانچہ، میرٹ پر مبنی ملازمت اور ترقی کا اصول، کارکردگی پر مبنی معاوضہ، تخلیقی کارکردگی کیلئے مالی فوائد اور پیشہ ورانہ مہارت میں اضافہ کے تقاضے شامل ہونگے۔

(ب) بدعنوانی کے خاتمہ کیلئے حکومت نے حال ہی میں نیشنل اینٹی کرپشن سٹرٹیجی کی منظوری دی ہے۔ اس حکمت عملی کے یہ عوامل ہونگے۔

1۔ عوام کیلئے اطلاعات کی رسائی کی قانون سازی۔
2۔ وزراء کی سالمیت کیلئے عوامی درخواستیں۔
3۔ بدعنوانی کے خاتمہ کیلئے ضوابط جن کے ادارے پابندی کریں گے۔
4۔ فیصلہ کن سرکاری امور میں ذاتی مفاد کی خاطر شرکت کی ممانعت۔
5۔ احتساب اور سرکاری ملازمین کا اپنے اثاثہ جات کو ظاہر کرنا۔
6۔ متعلقہ عہدیداروں کا معاہدہ سالمیت۔
7۔ نشاندہی کرنے والوں کے تحفظ کے لئے یونٹ کا قیام
8۔ Vigilance کے یونٹس کا قیام
9۔ Integity ٹیسٹ
10۔ شہریوں کا چارٹر۔
11۔ خدمات کی فراہمی کا جائزہ اور رپورٹ کارڈز

(ج) آزادی اظہار آرڈیننس 2002 کا اطلاق آزاد میڈیا کے کردار کو تسلیم کرتا ہے کہ یہ عوامی محاسبہ کرنے میں اہم کردار ادا کرسکتا ہے، اب تمام معاشی فیصلے عوام کے سامنے ہونگے، ترقیاتی پالیسی کے خطوط، قرضے، عطیہ دہندگان سے معاہدے سہ ماہی بجٹ کی رپورٹس، اخراجات، معاشی حکمت عملی اور کارکردگی نگکاری کا پروگرام، گیس کی قیمتوں کا نظام، سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام، یہ سب کچھ ویب پر عوام کی جانچ پڑتال کیلئے میسر ہے۔

(د) حکومت نے نچلی سطح پر تقسیم اختیارات اور سرکاری ڈھانچے کو از سرنو تعمیر کرنے کے نقطہ نظر کو ترجیحی بنیادوں پر اپنایا ہے۔ یہ مرحلہ اختیارات کی تقسیم سرکاری اختیارات کی نگکاری، انتظامی امور کی نگکاری اور ذرائع کی ضلعی سطح پر تقسیم پر مشتمل ہے۔ ضلع کو منصوبہ بندی، فیصلہ کرنے، ضلعی انتظامیہ کے ذریعہ خدمات کی فراہمی اور سیاسی قیادت کے زیر سایہ کام کرنے کیلئے ایک موثر یونٹ بنایا گیا ہے۔ انتظامی اختیارات ختم کردیئے گئے ہیں، دیہاتوں، یونین کونسلوں اور کمیونٹی بورڈ کے ذریعے عوامی شرکت کیلئے ایک باقاعدہ ماحول پیدا کیا گیا ہے۔ دیہات اور علاقہ کونسلیں براہ راست منتخب ہوتی ہیں۔ جو رضا کارانہ بنیادوں پر عوامی ترقیاتی سرگرمیوں کی ذمہ داری لیتی ہیں۔

(ڑ) مالی نگکاری، مقامی حکومتوں کو مقامی سطح پر پیدا کئے گئے وسائل فراہم کرتی ہیں اور قابل اعتماد حد تک حکومت کے فنڈ انہیں منتقل کرتی ہے۔ مقامی حکومت کے آرڈیننس 2003 کے تحت مقامی حکومتوں کو فنڈز کی منصوبہ بندی اور خرچ کرنے کے اختیارات، مقامی ترجیحات اور متعلقہ کونسل کی منظوری کے مطابق حاصل کرتی ہے۔ مالی نگکاری کیلئے نئے قوانین اور ہدایات بنائی اور نافذ کی جارہی ہیں۔ اس ضمن میں بجٹ، اکاؤنٹ اور سی بی سی کے قوانین کو پہلے ہی حتمی شکل دی جارہی ہے۔ موجودہ وقت میں مقامی حکومتیں بنیادی طور پر صوبائی حکومتوں کی طرف سے سرمائے کی منتقلی پر انحصار کرتی ہیں۔ آئندہ حکمت عملی مقامی آمدنی کے حصول کا بہتر طریقے پر جائزہ لے گی۔ ہر صوبہ میں صوبائی مالیاتی کمیشن قائم کئے جاچکے ہیں۔ ان کی اہم ذمہ داری ذرائع کی مساوی اور شفاف تقسیم ہے۔

اس وقت مقامی حکومتوں کو فنڈ منتقل کرنے کا کوئی نظام موجود نہیں ہے۔ حکومت اس ضرورت کو تسلیم کرتی ہے کہ انتظام واطلاعات کا ایک ایسا نظام وضع کیا جائے جو مقامی حکومتوں کے اخراجات اور بجٹ وغیرہ کی نگرانی کرے۔

چارٹ نمبر 3

تخفیف غربت (PRSP) کے غیر بجٹ اخراجات (2002-2006)

PRSP اخراجات	خط آغاز		پیش گوئی، سن 2001-2002 کے اخراجات کے مطابق							
مد	مالی سال 2001-2002		مالی سال 2002-2003		مالی سال 2003-2004		مالی سال 2004-2005		مالی سال 2005-2006	
	روپیہ ملین میں	جی ڈی پی %	روپیہ ملین میں	جی ڈی پی %	روپیہ ملین میں	جی ڈی پی %	روپیہ ملین میں	جی ڈی پی %	روپیہ ملین میں	جی ڈی پی %
نظام زکاۃ	5,169	0.13%	9,545	0.23%	9,650	0.21%	9,258	0.19%	5,401	0.10%
سوشل سیکورٹی (EOBI	1,366	0.03%	1,489	0.03%	1,608	0.03%	1,753	0.03%	18,94	0.03%
مائیکرو کریڈٹ چھوٹے قرضے	1,588	0.04%	3,354	0.08%	5,823	0.13%	9,288	0.19%%	13,858	0.26%
میزان	8,123	0.21	14,389	0.22%	17,081	0.42%	20,299	0.48%	21,153	0.40%

ذرائع: زکواۃ، وزارت مذہبی امور، سوشل سیکورٹی، ایمپلائز اولڈ ایج بینفیٹ انسٹی ٹیوشن، ہاؤسنگ فنانس، سٹیٹ بنک آف پاکستان، مائیکرو کریڈٹ، خوشحالی بنک، ZTBL, PPAF

چارٹ نمبر 4

تخفیف غربت (PRSP) کے بجٹ اخراجات (2002-2006)

PRSP اخراجات	خط آغاز		پیش گوئی، سن 2001-2002 کے اخراجات کے مطابق							
	مالی سال 2001-2002		مالی سال 2002-2003		مالی سال 2003-2004		مالی سال 2004-2005		مالی سال 2005-2006	
	روپیہ ملین میں	جی ڈی پی %	روپیہ ملین میں	جی ڈی پی %	روپیہ ملین میں	جی ڈی پی %	روپیہ ملین میں	جی ڈی پی %	روپیہ ملین میں	جی ڈی پی %
ڈویلپمنٹ/ترقیاتی	36,836	0.99%	44,573	1.10%	53,366	1.20%	60,621	1.25%	68,965	1.29%
کرنٹ/جاریہ	96,659	2.59%	116,957	2.88%	134,267	3.02%	154,407	3.18%	177,568	3.33%
میزان	133,495	3.58%	161,529	3.98%	187,633	4.23%	215,028	4.42%	246,533	4.62%
مارکیٹ تک رسائی اور کمیونٹی سروسز										
سڑکیں، ہائی ویز پل	6,340	0.17%	7,671	0.19	8,807	0.20%	10,128	0.21%	11,647	0.22%
واٹر سپلائی منی سٹیشن	4,644	0.12%	5,619	0.14	6,451	0.15%	7,419	0.15%	8,531	0.16%
انسانی ترقی مراحل (In Puts)										
تعلیم	66,290	1.78%	80,211	1.97	92,082	2.07%	105,894	2.18%	121,779	2.28%
صحت	19,211	0.52%	23,245	0.57	26,686	0.60%	30,688	0.63%	35,292	0.66%
پاپولیشن پلاننگ	1,331	0.04%	16,11	0.04	1,849	0.04%	2,126	0.04%	2,445	0.05%
سوشل سیکورٹی اینڈ ویلفیئر	3,664	0.10%	4433	0.11	5090	0.11%	5853	0.12%	6731	0.13%
قدرتی آفات	189	0.01%	229	0.01	263	0.01%	302	0.01%	347	0.01%
دیہی ترقیاتی اخراجات										
آبپاشی	10,133	0.27%	12,261	0.30	14,076	0.32%	16,187	0.33%	18,615	0.35%
اصلاحی اراضی	1,838	0.05%	2,224	0.05	2,553	0.06%	2,936	0.06%	3,377	0.06%
دیہی ترقی	12,325	0.33%	14,913	0.37	17,120	0.39%	19,688	0.40%	22,642	0.42%
خوراک پر سبسڈی	5,513	0.15%	6,671	0.16	7,658	0.17%	8,807	0.18%	10,128	0.19%
فوڈ سپورٹ پروگرام	2,017	0.05%	2,441	0.06	5,000	0.11%	5,000	0.10%	5,000	0.09%
میزان	133,495	3.58%	161,529	3.98	187,633	4.23%	215,028	4.42%	246,533	4.62%

ذرائع: وزارت خزانہ

چارٹ نمبر 5

''میکرو اکنامکس'' اھداف

علامت	خط آغاز	پیش گوئی، سن 2002-2003 تا 2005-2006			
کی حقیقی شرح نمو	مالی سال 2001-2002	مالی سال 2002-2003	مالی سال 2003-2004	مالی سال 2004-2005	مالی سال 2005-2006
جی ڈی پی %	3.6%	4.5%	5.2%	5.5%	5.8%
افراط زر	3.5%	4.0%	4.0%	4.0%	4.05%
جی ڈی پی روپیہ اربوں میں	3,727	4,063	4,440	4,862	5,338
میزان ریونیو	617.0	693.5	760.2	829.1	914.9
ترقیاتی اخراجات	128.0	130.0	155.4	180.4	207.0
میزان اخراجات	806.1	885.6	930.1	993.6	1078.8
تخفیف غربت کیلئے اخراجات	133,495	161,529	187,633	215,028	246,533
تخفیف غربت اخراجات	3.58%	3.98%	4.23%	4.42%	4.62

ذرائع: وزارت خزانہ Annual , Frequency

چارٹ نمبر6

شعبہ تعلیم: درمیانی اہداف

علامت	خط آغاز		پیش گوئی، سن 2003-2002 تا 2006-2005			
	مالی سال 2001-2000	مالی سال 2002-2001	مالی سال 2003-2002	مالی سال 2004-2003	مالی سال 2005-2004	مالی سال 2006-2005
باضابطہ سکولوں کی تعداد	145,004	146,454	147,919	149,398	150,891	152,400
پرائمری سکولوں کی تعداد	132,531	133,856	135,195	136,547	137,912	139,291
مڈل سکولوں کی تعداد	12,473	12,598	12,724	12,851	12,979	13,109
تربیت یافتہ اساتذہ کا فی صد تناسب	97.8%	98.0%	98.1%	98.3%	98.5%	98.6%
پرائمری کے تربیت یافتہ اساتذہ کا فی صد تناسب	97.6%	97.8%	98%	98.2%	98.3%	98.5%
مرد پرائمری ٹیچرز (ٹرینڈ) کا فی صد تناسب	98%	98.1%	98.2%	98.3%	98.5%	98.7%
خواتین پرائمری ٹیچرز ٹرینڈ کا فی صد تناسب	97%	97%	97.1%	97.2%	97.4%	97.5%
مڈل کے تربیت یافتہ اساتذہ کا فی صد تناسب	98.5%	98.6%	98.6^	98.7%	98.8%	98.9%
مڈل کے مرد ٹرینڈ ٹیچر کا فی صد تناسب	99.0%	99.0%	99.0%	99.1%	99.2%	99.2%
مڈل کی خواتین ٹرینڈ ٹیچرز کا فی صد تناسب	98.0%	98.1%	98.1%	98.1%	98.1%	98.3%

بنیادی سہولتوں کے حامل سکولوں کا فی صد تناسب

پانی	51.0%	52.0%	53.0%	54.0%	55.0%	56.0%
پرائمری	50.0%	51.0%	52.0%	53.0%	54.0%	55.0%
مڈل	59.0%	61.0%	62.0%	63.0%	64.0%	66.0%
پانی	21.0%	22.0%	22.0%	23.0%	23.0%	23.0%
پرائمری	19.0%	19.0%	20.0%	20.0%	21.0%	21.0%
مڈل	44.0%	45.0%	46.0%	47.0%	47.0%	48.0%
سینٹری	36.0%	38.0%	39.0%	39.0%	40.0%	41.0%
پرائمری	36.0%	37.0%	38.0%	39.0%	39.0%	40.0%
مڈل	46.0%	46.0%	47.0%	48.0%	49.0%	50.0%
چاردیواری	41.0%	42.0%	43.0%	44.0%	45.0%	46.0%
پرائمری	41.0%	42.0%	43.0%	43.0%	44.0%	45.0%
مڈل	47.0%	48.0%	49.0%	50.0%	51.0%	52.0%

چارٹ نمبر 7

شعبہ تعلیم: حتمی ما حصل اہداف

علامت	خط آغاز	پیش گوئی، سن 2002-2003 تا 2005-2006				
	مالی سال 2000-2001	مالی سال 2001-2002	مالی سال 2002-2003	مالی سال 2003-2004	مالی سال 2004-2005	مالی سال 2005-2006
پرائمری سطح پر داخلے کی مجموعی شرح	83	87	92	96	100	104
لڑکے	94	99	103	108	111	114
لڑکیاں	68	75	81	84	89	94
مڈل کی سطح پر داخلے کی مجموعی شرح	40	41	43	46	49.5	53
لڑکے	48	45	47	50	53	56
لڑکیاں	32	35	39	42	46	50
شرح خواندگی	49	50.5	51.6	53.5	56	59.5
لڑکے	61.3	63	64	65	67	70
لڑکیاں	36.8	38	39.2	42	45	49
خارج ہونے کی شرح (پرائمری)	34	31.38	29	27	24	21
لڑکے	30	28	25.5	23	20.5	18
لڑکیاں	38	35	32.5	30	27.5	24

ذرائع: وزارت تعلیم

چارٹ نمبر 8

صحت اور آبادی : درمیانی اہداف

علامت	خط آغاز	پیش گوئی، سن 2002-2003 تا 2005-2006				
	مالی سال 2000-2001	مالی سال 2001-2002	مالی سال 2002-2003	مالی سال 2003-2004	مالی سال 2004-2005	مالی سال 2005-2006
شرح استفادہ ابتدائی دیکھ بھال نگہداشت سہولتیں	34	37	36	40	44	48
آبادی کا % حصہ جہاں لیڈی ہیلتھ ورکرز کام کررہی ہیں	30%	44%	55%	65%	75%	85%
حاملہ خواتین اور بچوں کو بیماریوں	DPT-III:76%	80%	79%	79%	79%	79%
سے بچاؤ کے حفاظتی ٹیکے وغیرہ	TT-II: 51%	60%	55%	54%	54%	53%
بچے کی پیدائش کے مرحلہ پر تربیت یافتہ معاونت	13%	12%	16%	18%	19%	21%
عمل ولادت کی معاون تربیت یافتہ خواتین کی تعداد	96,254	101,823	110,376	117,500	124,000	131,000
FLCF کی وہ شرح جس میں 5 بنیادی اشیاء میں کمی نہ ہوئی ہو	26%	30%	28%	26%	25%	23%
وہ FLCF جن کے سٹاف سسٹم کے مطابق ہوں	30%	34%	38%	42%	45%	50%
FLCFS' سے مانع حمل سہولتوں کی فراہمی	68%	70%	72%	72%	72%	72%
مانع حمل سہولتوں کی توسیع کی شرح			34.9%	37.2%	39.4%	41.7%

ذرائع: وزارت صحت Annual Frequency

چارٹ نمبر 9

صحت اور آبادی : حتمی ماحصل اہداف

علامت	خط آغاز		پیش گوئی، سن 2002-2003 تا 2005-2006			
	مالی سال 2000-2001	مالی سال 2001-2002	مالی سال 2002-2003	مالی سال 2003-2004	مالی سال 2004-2005	مالی سال 2005-2006
شرح اضافہ آبادی	2.22%	2.16%	2.07%	2.0%	1.93%	1.87%
شرح اموات نوزائیدگان (فی ہزار)	85	82	75	70		
شرح اموات بچگان (فی ہزار)	20	19	18	17	16	15

ذرائع: وزارت صحت Annual Frequency

چارٹ نمبر 10

واٹر سپلائی اینڈ سینی ٹیشن درمیانی اشارے /علامات

علامت	خط آغاز	پیش گوئی، سن 2002-2003 تا 2005-2006			
	مالی سال 2001-2002	مالی سال 2002-2003	مالی سال 2003-2004	مالی سال 2004-2005	مالی سال 2005-2006
پینے کا صاف پانی حاصل کرنے والی آبادی فیصد تناسب	86%	87%	88%	89%	90%
شہری آبادی کا فیصد تناسب جسے پینے کا صاف پانی میسر ہے	95%	95%	96%	96%	97%
دیہی آبادی کا فیصد تناسب جسے پینے کا صاف پانی میسر ہے	80%	81%	82%	83%	84%
آبادی کا فیصد تناسب جسے سینی ٹیشن کی سہولت میسر ہے۔	51%	52%	53%	54%	55%
شہری آبادی کا فیصد تناسب جسے سینی ٹیشن کی سہولت میسر ہے	90%	91%	92%	93%	94%
دیہی آبادی کا فیصد تناسب جسے سینی ٹیشن کی سہولت میسر ہے	34%	35%	36%	37%	38%

ذرائع : پاکستان انٹیگریٹڈ ہاؤس ہولڈ سروے (PIHS)

چارٹ نمبر 11
روزگار / بے روزگاری

علامت	خط آغاز	پیش گوئی، سن 2002-2003 تا 2005-2006			
	مالی سال 2001-2002	مالی سال 2002-2003	مالی سال 2003-2004	مالی سال 2004-2005	مالی سال 2005-2006
بے روزگاری کی شرح	7.80%	7.82%	7.75%	7.31%	6.69%
روزگار کے کل مواقع (ملین میں)			39.09	41.15	42.34

ذرائع : وزارت صحت ' پلاننگ ڈویژن Annual Frequency

چارٹ نمبر 12
فوڈ سپورٹ پروگرام

علامت	خط آغاز	پیش گوئی، سن 2002-2003 تا 2005-2006			
	مالی سال 2001-2002	مالی سال 2002-2003	مالی سال 2003-2004	مالی سال 2004-2005	مالی سال 2005-2006
پنجاب سے استعفادہ کرنے والے	1,089,736	1,089,736	1,237,922	1,237,922	1,237,922
سندھ سے استفادہ کرنے والے	478,495	478,495	543,475	543,475	543,475
سرحد سے اسفادہ کرنے والے	425,918	425,918	483,758	483,758	483,758
بلوچستان سے استفادہ کرنے والے	90,670	90,670	102,983	102,983	102,983
آزاد کشمیر/شمالی علاقہ جات ICT سے استعفادہ کرنے والے	116,097	116,097	131,863	131,863	131,863
میزان	2,200,916	2,200,916	2,500,000	2,500,000	2,500,000

ذرائع : پاکستان بیت المال Annual Frequency

پلڈاٹ
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈویلپمینٹ
اینڈ ٹرانسپیرینسی

91/2۔ای ماڈل ٹاؤن، لاہور۔54700، پاکستان
فون: 3-5854760 (42-92) فیکس: 5854755 (42-92)
ای میل: info@pildat.org یو آر ایل: www.pildat.org